اردو نظم اور قومی یکجہتی

محمد رضوان انصاری
ریسرچ اسکالر (پی ایچ۔ڈی)

ملخص

قومی یکجہتی کو برقرار رکھنے میں ہندوستانی ادب کا بہت اہم رول رہا ہے۔ بالخصوص اردو ادب میں قومی یکجہتی اور تہذیبی تنوع کے جو نمونے ہمیں دیکھنے کو ملتے ہیں اس کی مثال شاید ہی کسی دوسرے ادب میں ملے۔ زمانہ قدیم سے ہی اردو ادب میں مذہبی قرابت داری، لسانی وثقافتی رشتوں کی پائیداری، تہذیبی ہم آہنگی اور اخوت و بھائی چارے کے مختلف رنگ نمایاں ہیں۔ امیر خسروؔ، قلی قطب شاہؔ، ولی دکنیؔ، آبروؔ، حاتمؔ، غالبؔ، مومنؔ، ذوقؔ، نظیرؔ، اکبرؔ، حالیؔ، چکبستؔ وغیرہ نے نہ صرف عشق و محبت کے جذبات کی ترجمانی کی بلکہ تہذیبی و اخلاقی قدروں کی فضا کو بھی قائم کیا۔

ماضی قریب کے شعراء میں ساحرلدھیانوی، جوش ملیح آبادی، کیفی اعظمی، فراق گورکھپوری اور سکندر علی وجد کا کلام اتحاد و اتفاق کی اثر انگیز ترغیبات، مشترکہ تہذیب وتمدن کے جلوے کو اپنے دامن میں لیے نظر آتا ہے۔ الغرض زمانہ آغاز سے لے کر عصر حاضر تک اردو شاعری قومی اتحاد کی فکری اساس پر قائم ہے۔ جن کی آواز ہندوستان کے لوگوں کو قومی اتحاد و اتفاق کا پیغام دیتی رہے گی۔

اردو نظم اور قومی یکجہتی

اردو نظم میں قومی یکجہتی کے عناصر کی تلاش سے قبل قومی یکجہتی کو واضح کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔قومی یکجہتی ایک ایسا جذبہ ہے جس کے تحت کسی ملک کے باشندوں کا کئی سطحوں پر اختلاف ہونے کے باوجود اجتماعی امور میں آپسی اتحاد و اتفاق سے مل کر رہنے کا عہد کریں اور اس کا عملی نمونہ پیش کریں تو یہ قومی یکجہتی ہوگی، بہ الفاظ دیگر انیکتا میں ایکتا۔ دنیا کے تمام ممالک کی بہ نسبت ہندوستان ایک ایسا واحد ملک ہے ، جہاں مختلف مذاہب کے ماننے والے اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگ رہتے ہیں۔اس کی جغرافیائی اور قدرتی پوزیشن ایسی ہے کہ اس ایک ملک میں متعدد ممالک کا تصور فطری طور پر کیا جا سکتا ہے۔ یہاں چھ موسموں کا حیرت انگیز سلسلہ ہے۔ایک ہی وقت میں ایک علاقے میں گرمی کا ماحول ہے تو دوسرے میں سردی کا۔ایک علاقے میں ہریالی ہے تو دوسرے میں دور دور تک ریت ہی ریت کے مناظر۔آبادی کے لحاظ سے بھی یہ دنیا میں دوئم درجے پر ہے۔ ہندو،سکھ،مسلم،عیسائی، پارسی اور بدھ مت وغیرہ تمام مذاہب اور فرقے کے لوگ اس زمین پر سکونت پذیر ہیں اور اسے اپنا ملک کہنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ یہ ملک کسی ایک قوم،فرقہ یا مذہب کا ملک نہیں ہے،اس لیے یہاں کے رہن سہن، زبان اور مذہب کے متعلق اختلافات کا پایا جانا فطری ہے۔اختلافات میں یکسانیت اور کثرت میں وحدت کا فلسفہ ہندوستان کی اہم خصوصیت ہے۔اسی خصوصیت کی وجہ سے ہندوستانی ثقافت کو ابدیت حاصل ہے۔جس کے پیش نظر شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال نے اپنی نظم ''ترانہ ہندی'' میں لکھتے ہیں:

یونان ومصر وروما سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا
کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دور زماں ہمارا

ہندوستانی ثقافت کی بنیاد قلبی ہے لیکن کئی بار سیاسی خود غرضی، فرقہ وارانہ کشیدگی، زبانوں کے

امتیاز، علاقائیت اور نسل پرستی وغیرہ جیسے تنگ جذبات کے غالب ہونے پر ہمارے جذباتی اتحاد کو خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً ناعاقبت اندیش، کم عقل اور ہٹ دھرم لوگ گمراہ ہوکر اپنے چھوٹے موٹے مفاد کی تکمیل کے لئے مختلف چیزوں کا مطالبہ کرنے لگتے ہیں۔ بعض اوقات سیاسی تنظیموں کا تعاون پا کر کئی بار شدت پسندی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور شعبہ صحافت کے کچھ افراد اپنے فرض سے مبرا ہوکر سیاسی تنظیموں کی حمایت کرنے لگتی ہے۔ اس طرح جدوجہد کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ دشمنان ملک بھی اس کا فائدہ اٹھانے میں کوئی قصر باقی نہیں رکھتے۔ قومی یکجہتی کے لئے قلبی اتحاد نہایت ضروری ہے۔ اس اتحاد کو برقرار رکھنے کے لئے ہندوستان کی سرکار ہمیشہ کوشاں رہی ہے۔ ملک کے آئین میں بھی مختلف مذاہب کے لوگوں کو مساوات کا درجہ دیا گیا ہے۔ مذہبی اور سماجی میدان میں بھی ایسے متعدد تنظیم بنائے گئے ہیں جو قومی اتحاد کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

قومی یکجہتی کو برقرار رکھنے میں ہندوستانی ادب کا بہت اہم رول رہا ہے۔ بالخصوص اردو ادب میں قومی یکجہتی اور تہذیبی تنوع کے جو نمونے ہمیں دیکھنے کو ملتے ہیں اس کی مثال شاید ہی کسی دوسرے ادب میں ملے۔ زمانہ قدیم سے ہی اردو ادب میں مذہبی قرابت داری، لسانی وثقافتی رشتوں کی پائیداری، تہذیبی ہم آہنگی اور اخوت و بھائی چارے کے مختلف رنگ نمایاں ہیں۔ امیر خسرؔو، قلی قطب شاؔہ، ولی دکنؔی، آبرؔو ،حاتؔم، غالبؔ، مومنؔ، ذوقؔ وغیرہ نے نہ صرف عشق ومحبت کے جذبات کی ترجمانی کی بلکہ تہذیبی واخلاقی قدروں کی فضا کو بھی قائم کیا۔

1865 میں انجمن پنجاب کے قائم ہونے سے نظم جدید کی بنیاد پڑی۔ جس میں مولانا الطاف حسین حالی اور محمد حسین آزاد کی خدمات لائق ستائش ہے۔ لیکن اس سے قبل اردو کے ہی ایک شاعر نظیر اکبر آبادی، جنھوں نے اپنی نظموں کے ذریعے ہندو مسلم اتحاد کے نعرے بلند کئے اور اپنی شاعری کو حب الوطنی اور قومی یکجہتی کی بنیادوں پر تعمیر کیا۔ جس کی مثال ملاحضہ ہو:

جھگڑا نہ کرے ملت و مذہب کا کوئی یاں
جس راہ میں جو آن پڑے خوش رہے ہر آن
زنار گلے میں یا کہ بغل بیچ ہو قرآن
عاشق تو قلندر رہے نہ ہندو نہ مسلمان

کافر نہ کوئی، صاحب اسلام رہے گا
آخر وہی اللہ کا ایک نام رہے گا

نظیرا کبرآبادی ہوں یا اور کوئی اردو شاعر، نظم ہو یا غزل یا کوئی اور صنف سخن، اللہ کے سدا باقی رہنے والے نام کے گن ہر ایک نے گائے ہیں۔ منشی چھنولال دلگیر سے لے کر جگن ناتھ آزاد اور چندر پرکاش بجنوری تک نہ جانے کتنے غیر مسلم شعراء نے بھی حمد، نعت اور منقبت لکھے جو ان کی دوسرے مذاہب سے عقیدت مندی اور بے تعصّبانہ رویے کا پتہ دیتی ہے۔ غرض کہ اردو کے شاعروں نے ہمہ گیر انسانیت کے گیت گائے اور دل کی کدورتوں کو دور کرنے پر زور دیا۔ ہندو مسلمان میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنے والی شاعری نے ملک بھر میں ایک عجیب دلکش روحانی فضا پیدا کر دی تھی۔

اکبرالہ آبادی جو اصلاحی اور تہذیبی اقدار کے شاعر تھے انھوں نے کھلے لفظوں میں قومی اتحاد کا سبق اس طرح پیش کیا:

کہتا ہوں ہند و مسلماں سے یہی اپنی اپنی روش پہ تم نیک رہو
لاٹھی ہو ہوائے دہر پانی بن جاؤ موجوں کی طرح لڑو مگر ایک رہو

مولانا الطاف حسین حالی کی نظمیں ہندوستان کی سرزمین اور یہاں کی ہواؤں فضاؤں سے سرشار دکھائی دیتی ہیں۔ جن میں قومیت اور حب الوطنی کا گہرا احساس پایا جاتا ہے۔ 'حبّ وطن' کے چند اشعار اسی ذیل میں پیش کیئے جاتے ہیں:

اے وطن اے میرے بہشت بریں
کیا ہوئے تیرے آسماں وزمیں
کاٹے کھاتا ہے باغ بن تیرے
گل ہے نظروں میں خار بن ترے
تیری ایک مشت خاک کے بدلے
لوں نہ ہرگز اگر بہشت ملے

چکبست کا کلام بالخصوص اپنے دور کے نئے تجربات کا واضح اظہار ہے۔ ہندو مسلم اتحاد، جب

وطن اور اصلاحی، مذہبی و اخلاقی موضوعات پر بھی انھوں نے قلم اٹھایا ہے۔ ان کی ایک نظم ''حب قومی'' سے چند اشعار ملاحضہ ہوں۔

حب قومی کا زباں پر ان دنوں افسانہ ہے بادہ الفت سے پر دل کا مرے پیمانہ ہے
جس جگہ دیکھو محبت کا وہاں افسانہ ہے عشق میں اپنے وطن کے ہر بشر دیوانہ ہے

بیسویں صدی میں سرور جہاں آبادی، برج نارائن چکبست، تلوک چند محروم وغیرہ جن کی قومی شاعری کی شمع نے پورے ملک کو روشن کر دیا۔ علامہ اقبال نے ہمالیۂ ایک آرزو، چاند، ابر کہسار، تصویر درد، ترانہ ہندی بچوں کا ہندوستانی گیت، نیا شوالہ جیسی نظمیں لکھ کر ملک وقوم کی محبت کا ثبوت دیا۔ ''نیا شوالہ'' میں محبت کے جذبے کو پروان چڑھانے پر زور دیتے ہوئے اقبال نظم کے آخر میں کہتے ہیں:

آ غیرت کے پردے اک بار پھر اُٹھا دیں
بچھڑوں کو پھر ملا دیں نقش دوئی مٹا دیں
سونی پڑی ہوئی ہے مدت سے دل کی بستی
آ اک نیا شوالہ اس دیس میں بسا دیں
دنیا کے تیرتھوں سے اونچا ہو اپنا تیرتھ
دامانِ آسماں سے اس کا کلس ملا دیں
ہر صبح اُٹھ کے گائیں منتر وہ میٹھے میٹھے
سارے پجاریوں کو مے پریت کی پلا دیں
شکتی بھی شانتی بھی بھگتوں کے گیت میں ہے
دھرتی کے باسیوں کی مکتی پریت میں ہے

ماضیِ قریب کے شعراء میں ساحر لدھیانوی، جوش ملیح آبادی، کیفی اعظمی، فراق گورکھپوری اور سکندر علی وجد کا کلام اتحاد و اتفاق کی اثر انگیز ترغیبات، مشترکہ تہذیب وتمدن کے جلوے کو اپنے دامن میں لیے نظر آتا ہے۔ الغرض زمانہ آغاز سے لے کر عصر حاضر تک اردو شاعری قومی اتحاد کی فکری اساس پر قائم ہے۔ جن کی آواز ہندوستان کے لوگوں کو قومی اتحاد و اتفاق کا پیغام دیتی رہے گی۔

☆☆☆